سوال

(103)اپنی ہمشیرہ کے نکاح کے بدلے میں اپنا نکاح کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چار شخص ہیں مثلا: محمدابراہیم محمد موسیٰ دوست محمد غلام محمداوران چاروں کی بہنیں بھی ہیں توہرایک نے اپنی ہمشیرہ کے عوض اپنا نکاح کیا۔ مثلا: محمدابراہیم نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح محمد موسیٰ سے کردیا۔ اور محمد موسی نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح محمدابرہیم سے کردیا ہے۔ حق المہر ہر ایک نے دینی کی ہے اگر ان میں سے ایک نکاح کرعینے سے انکاری ہوجائے تودوسرا بھی نکاح کرعینے سے انکار کردے گا۔

اگران چاروں نکاحوں کاحق المہر برابر ہوتوکیا حکم ہے؟اوراگرکم وبیش ہوتوکیا حکم ہے؟اورایسے نکاح عندالشرع جائزہیں یا نہیں؟شغارکے تحت میں آتے ہیں یانہیں؟شغارکی تعریف عندالمحدثین کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے نزدیک شغارکی دوصورتیں ہیں اوردونوں منہی عنہ ہیں :

(1)أن یزوج کل منہما الاخربغیر شرط وتعلیق لکن یخلو بضع کل من المرأتین من الصداق بسبب نفی المہر ورفعہ سواء ذکراکون صداق کل واحد منہما بضع الاخری اولم یذکر عن أَبِی رَیحَانَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللَّہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ نَہَی عَنِ الْمُشَاغَرَةِ وَالْمُشَاغَرَةُ أَن یَقُولَ زَوِّجْ ہٰذَا مِنْ ہٰذِہِ وَہٰذِہِ مِنْ ہٰذَا بِلَا مَہْرٍ وَأَخْرَجَ أَبُو الشَّیخُ فِی کِتَابِ النِّکَاحِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوعًا نُہِیَ عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَن یَنکِحَ ہٰذِہِ بِہٰذِہِ بِغَیرِ صَدَاقٍ بُضْعُ ہٰذِہِ صَدَاقُ ہٰذِہِ وَبُضْعُ ہٰذِہِ صَدَاقُ ہٰذِہِ وَرَوَی الْبَیہَقِیُّ وعن ابی بن کعب مرفوعا: لاشغارقالوا: وماالشغار؟قال: انکاح المراة بالمراة لاصداق بینہما قال الحافظ: واسنادہ وان کان ضعیفا لکنہ یستانس بہ فی ہذا المقام انتہی

قلت: حدیث ابی ہذااخرجہ الطبرانی فی الصغیر والاسط وفی سندہ یوسف بن خالد السمتی وہوضعیف والسند منقطع کذافی مجمع الزوائد266/4)والجامع الازہر من حدیث النبی الانوار للعلامة عبدالرؤف المناوی

(2)أن یشترط کل واحد من الولیین علی الاخران یزوجہ أي تزویج کل من الولیین ولیتہ للاخر بشرط ان یزوجہ ولیتہ اعنی بہ أن یعلق کل منہما علی الاخرولیتہ وإن سمیا الصداق من المال ولم یجعلا الصداق البضع

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : « نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ » زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ : " وَالشِّغَارُ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ : زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ وَأُزَوِّجُكَ ابْنَتِي، أَوْ زَوِّجْنِي أُخْتَكَ وَأُزَوِّجُكَ أُخْتِي والظاہر ان التفسیر مرفوع لان لاصل عدم لادراج مالم یتبین انہ من قول الراوی

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ حدیث ذیل بھی دلیل ہے اس امر کی شغار منہی عنہ کی دو صورتیں ہیں اور ہر ایک صورت میں علت مصرحہ کو علی سبیل الانفراد دخل ہے سبب منع بننے میں۔

(1) عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، وَالشِّغَارُ : أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ، عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ"، (اخرجہ الشیخان)

شغار کی یہ تفسیر اگرچہ ابوداود کی روایت کے موافق نافع کا کلام ہے لیکن اس تفسیر کی تائید احادیث مذکورہ بالا کے علاوہ وجہ اشتقاق سے بھی ہوتی ہے اس لئے اس کے معتبر ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

قال النووی : ش (عن الشغار) أي عن نكاح الشغار قال العلماء الشغار أصله في اللغة الرفع - يقال شغر الكلب إذا رفع رجله ليبول كأنه قال لا ترفع رجل بنتي حتى أرفع رجل بنتك وقيل هو من شغر البلد إذا خلا لخلوه عن الصداق ويقال شغرت المرأة إذا رفعت رجلها عند الجماع]

اور اس تفسیر کی تائید حضرت انس کی مرفوع حدیث کے اطلاق سے بھی ہوتی ہے : لاشغار فی الاسلام والشغار : أن یزوج الرجل الرجل اختہ باختہ (اخرجہ عبدالرازق 184/6)

خلاصہ یہ ہے کہ میرے نزدیک شغار کے بطلان کی دو علتیں ہیں اور ان میں سے ہر علت علی الانفراد مبطل النکاح ہے۔ بطلان نکاح کی علت نہ تو فقط تعلیق و توقیف واشتراط ہے کہ خلو من الصداق یا اشتراک بضع کو ابطال نکام میں دخل نہ ہو اور اس اعتبار نہ ہو جیساکہ قفال کا خیال ہے : قال القفال : العلة فی البطلان التعلیق والتوقیف فکانہ یقول لا ینعقد نکاح بنتی حتی ینعقد لی نکاح ابنتک (فتح 163/9) اور فقط خلو من الصداق یا تشریک فی البضع ہے کہ تعلیق واشتراط کالعدم وغیرہ معتبر ہو جیساکہ اکثر شافعیہ اور امام ابن تیمیہ کا خیال ہے :

وَذَهَبَ أَكْثَرُ الشَّافِعِيَّةِ إِلَى أَنَّ عِلَّةَ النَّهْيِ الِاشْتِرَاكُ فِي الْبُضْعِ لِأَنَّ بُضْعَ كُلٍّ مِنْهُمَا يَصِيرُ مَوْرِدَ الْعَقْدِ وَجَعْلُ الْبُضْعِ صَدَاقًا مُخَالِفٌ لِإِيرَادِ عَقْدِ النِّكَاحِ وَلَيْسَ الْمُقْتَضِي لِلْبُطْلَانِ تَرْكَ ذِكْرِ الصَّدَاقِ لِأَنَّ النِّكَاحَ يَصِحُّ بِدُونِ تَسْمِيَةِ الصَّدَاقِ وَاخْتَلَفُوا فِيمَا إِذَا لَمْ يُصَرِّحَا بِذِكْرِ الْبُضْعِ فَالْأَصَحُّ عِنْدَهُمُ الصِّحَّةُ وَلَكِنْ وُجِدَ نَصُّ الشَّافِعِيِّ عَلَى خِلَافِهِ وَلَفْظُهُ إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ أَوِ الْمَرْأَةَ يَلِي أَمْرَهَا مَنْ كَانَتْ لِآخَرَ عَلَى أَنَّ صَدَاقَ كُلِّ وَاحِدَةٍ بُضْعُ الْأُخْرَى أَوْ عَلَى أَنْ يُنْكِحَهُ الْأُخْرَى وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمَا لِوَاحِدَةٍ مِنْهُمَا صَدَاقًا فَهَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَنْسُوخٌ هَكَذَا سَاقَهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيحِ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ وَهُوَ الْمُوَافِقُ لِلتَّفْسِيرِ الْمَنْقُولِ فِي الْحَدِيثِ وَاخْتَلَفَ نَصُّ الشَّافِعِيِّ فِيمَا إِذَا سَمَّى مَعَ ذَلِكَ مَهْرًا فَنَصَّ فِي الْإِمْلَاءِ عَلَى الْبُطْلَانِ وَظَاهِرُ نَصِّهِ فِي الْمُخْتَصَرِ الصِّحَّةُ وَعَلَى ذَلِكَ اقْتَصَرَ فِي النَّقْلِ عَنِ الشَّافِعِيِّ مَنْ يَنْقُلُ الْخِلَافَ مِنْ أَهْلِ الْمَذَاهِبِ وَقَالَ الْقَفَّالُ الْعِلَّةُ فِي الْبُطْلَانِ التَّعْلِيقُ وَالتَّوْقِيفُ فَكَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَنْعَقِدُ لَكَ نِكَاحُ بِنْتِي حَتَّى يَنْعَقِدَ لِي نِكَاحُ بِنْتِكَ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ كَانَ بن أَبِي هُرَيْرَةَ يُشَبِّهُهُ بِرَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَيَسْتَثْنِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِهَا وَهُوَ مِمَّا لَا خِلَافَ فِي فَسَادِهِ وَتَقْرِيرُ ذَلِكَ أَنَّهُ يُزَوِّجُ وَلِيَّتَهُ وَيَسْتَثْنِي بُضْعَهَا حَيْثُ يَجْعَلُهُ صَدَاقًا لِلْأُخْرَى وَقَالَ الْغَزَالِيُّ فِي الْوَسِيطِ صُورَتُهُ الْكَامِلَةُ أَنْ يَقُولَ زَوَّجْتُكَ ابْنَتِي عَلَى أَنْ تُزَوِّجَنِي ابْنَتَكَ عَلَى أَنْ يَكُونَ بُضْعُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا صَدَاقًا لِلْأُخْرَى وَمَهْمَا انْعَقَدَ نِكَاحُ ابْنَتِي انْعَقَدَ نِكَاحُ ابْنَتِكَ قَالَ شَيْخُنَا فِي شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ يَنْبَغِي أَنْ يُزَادَ وَلَا يَكُونَ مَعَ الْبُضْعِ شَيْءٌ آخَرُ لِيَكُونَ مُتَّفَقًا عَلَى تَحْرِيمِهِ فِي الْمَذْهَبِ وَنَقَلَ الْخِرَقِيُّ أَنَّ أَحْمَدَ نَصَّ عَلَى أَنَّ عِلَّةَ الْبُطْلَانِ تَرْكُ ذِكْرِ الْمَهْرِ وَرَجَّحَ بن تَيْمِيَةَ فِي الْمُحَرَّرِ أَنَّ الْعِلَّةَ التَّشْرِيكُ فِي الْبُضْعِ (فتح 163/9)

بلکہ ان دونوں علتوں میں سے کسی ایک کا وجود بھی شغار نہی عنہ کے تحقق کے لئے کافی ہے یہ وار جب تک دونوں علتیں مرتفع نہ ہوں شغار ممنوع کا ارتفاع نہ ہوگا اور نکاح جائز و درست نہیں ہوگا۔

تبادلہ کا نکاح اگر بغیر تعلیق وشرط کے ہو لیکن بسبب نفی مہر کے خالی از صداق ہو یا بضع کے مہر ہونے کی تصریح ہو یا نکاح باطل ہوگا۔ وہذا لصورة متفق علیہا بین الشافعی ومالک واحمد اور اگر نکاح تبادلہ میں برابر یا کم وبیش مہر مقرر ہو لیکن شرط و تعلیق کے ساتھ منعقد ہوا ہو تو یہ نکاح بھی باطل ہوگا۔

فَأَمَّا إنْ سَمَّوْا مَعَ ذَلِكَ صَدَاقًا، فَقَالَ : زَوَّجْتُكَ ابْنَتِي، عَلَى أَنْ تُزَوِّجَنِي ابْنَتَك، وَمَهْرُ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِائَةٌ، أَوْ مَهْرُ ابْنَتِي مِائَةٌ وَمَهْرُ ابْنَتِك خَمْسُونَ، أَوْ أَقَلُّ أَوْ أَكْثَرُ، فَالْمَنْصُوصُ عَنْ أَحْمَدَ، فِيمَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ، صِحَّتُهُ وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، وَلِأَنَّهُ قَدْ سَمَّى صَدَاقًا، فَصَحَّ، كَمَا لَوْ لَمْ يَشْتَرِطْ ذَلِكَ وَقَالَ الْخِرَقِيِّ : لَا يَصِحُّ؛ لِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلِمَا رَوَى أَبُو دَاوُد، عَنْ الْأَعْرَجِ، أَنَّ الْعَبَّاسَ

بن عُبَيدِ اللَّهِ بنِ العَبَّاسِ، أَنكح عبدَ الرَّحمن بنَ الحكمِ ابنتَه، وأنكحه عبدُ الرَّحمنِ ابنتَه، وكانا جعلا صداقًا، فكتب معاويةُ إلى مروانَ، فأمره أن يُفرِّقَ بينهما، وقال في كتابه: هذا الشِّغارُ الذي نهى عنه رسولُ اللَّهِ - صلَّى اللَّهُ عليه وسلَّم -. ولأنَّه شرط نكاح إحداهما لنكاحِ الأُخرى، فلم يصحَّ، كما لو لم يُسمّيا صداقًا

يُحقِّقُه أنَّ عدمَ التَّسميةِ ليس بمُفسِدٍ للعقدِ، بدليلِ نكاحِ المُفوِّضةِ، فدلَّ على أنَّ المُفسِدَ هو الشَّرطُ، وقد وُجِد، ولأنَّه سلفٌ في عقدٍ، فلم يصحَّ، كما لو قال: بعتُك ثوبي بعشرةٍ، على أن تبيعَني ثوبَك بعشرين (المغنی لموفق الدين ابی محمد عبدالله بن قدامة المقدسی علی مختصر الخرقی 44/1) واختلف نص الشافعی فیما اذا سمی مع ذلک مہرا فنص فی الاملاء علی البطلان وظاہر نصہ فی المختصر الصحۃ (فتح 163/9)

اوراگر تبادلہ نکاح میں دونوں علتیں موجود ہوں تو اس کا بطلان کھلا ہوا ہے۔ اوراگر بغیر شرط و تعلیق کے برابر برابر یا کم ویش مہر کے ساتھ بغیر تصریح تشریک فی البضع کے ہو تو یہ نکاح درست و صحیح ہوگا۔

لخلوہ عن علتی الفساد والبطلان جمیعا وہما شرط تزویج کل واحد منہما ابنتہ للآخر وخلو بضع کل واحد منہما من الصداق والتشریک فی البضع لانہ جعل بینہما الصداق لکل واحد منہما غیر البضع من المال وأما حدیث معاویۃ الذی تقدم فی کلام ابن قدامہ فی المغنی فالظاہر أن معاویۃ إنما ردنکاحہما مع تقرر الصداق لکل واحد منہما غیر البضع من المال لوجود احدی العلتین: وہی الاشراط والتعلیق والتوقیف وقال الجمہور: امر معاویۃ بالتفریق بینہما لیس إالاللاحتیاط ومن یاب سدالذرائع وأما قول معاویہ فی کتابہ: ہذاالشغار الذی نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہو مبنی علی فہمہ وفیہ مسرح للاجتہاد وأنت تعلم أن فہم الراوی الذی ہذا شانہ لیس بحجۃ ومع مخالف للمعنی المغوی

قلت: الظاہر عندی أن تفسیر معاویۃ للشغار فی حدیث ابی داود مرفوع فانہ اضافہ الی «ہَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» ولیس مبینا فہمہ واجتہاد فمن البعید أن یقول شیئا من عند نفسہ ثم ینسبہ الی رسول اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومعنی قول معاویۃ ہذا: ان ہذا ایضا من افراد الشغار فلیس فیہ مایقضی حصر الشغار فی تلک الصورۃ التی ذکرت فی الحدیث ومن المعلوم أن تفسیر الصحابی الذی ذکرہ مسندا الی رسول اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاسبیل الی مردہ بل ہواولی وأحق بالقبول وایضا لادلیل علی کونہ مبنیا علی الاحتیاط وسد الذرائع

پس صورت مسئولہ میں اگرچہ چاروں اشخاص برابر یا کم ویش مہر مقرر کریں گے لیکن چوں کہ شغار کی دوسری صورت یعنی: بطلان نکاح شغار کی دوسری علت اشتراط و تعلیق و توقیف یہاں متحقق و موجود ہے اس لئے یہ چارون نکاح ناجائز ہوں گے۔ لدخول کل واحد من الانکحۃ تحت الشغار الذی نہی عنہ رسول اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہذا ما تحقق لی الی الان واللہ اعلم بمراد کلام رسولہ وہو ملہم الرشد والصواب

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 224

محدث فتویٰ